مقتدی نے قعدہ اولیٰ میں تشہد پورا نہ پڑھا تو اس کی نماز کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر امام قعدہ اولیٰ میں تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا لیکن مقتدی کی تشہد مکمل نہیں ہوئی تو کیا مقتدی بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو جائے یا تشہد مکمل کرے ؟ نیز اگر کوئی مقتدی تشہد آدھا چھوڑ کر امام کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا تو ایسے مقتدی کی نماز کا کیا حکم ہو گا ؟ اس حوالے سے رہنمائی فرمائیں۔

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مقتدی نے اگر تشہد ابھی تک پوری نہیں پڑھی کہ امام کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں مقتدی پر لازم ہے کہ وہ تشہد پوری پڑھ کر پھر کھڑا ہو، اگر تشہد پوری پڑھے بغیر مقتدی کھڑا ہو گیا اور آگے اسی طرح نماز جاری رکھی تو ایسے مقتدی کی نماز واجب الاعادہ ہو گی یعنی اس شخص کو وہ نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی، اس لئے کہ نماز کے ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا، ہر نمازی پر واجب ہے (خواہ وہ مقتدی ہو یا نہیں) پس اگر کسی نمازی نے جان بوجھ کر تشہد کو پورا نہ پڑھا، تو اسے وہ نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

نماز کے ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا ضروری ہے، چنانچہ واجبات نماز بیان کرتے ہوئے در مختار میں علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "(والتشھدان) ویسجد للسھو بترک بعضہ ککلہ" ترجمہ: اور دونوں (قعدوں میں) تشہد پڑھنا (واجب ہے) لہٰذا اگر بھولے سے بعض حصہ چھوڑ دیا تو سجدہ سہو لازم ہے۔ جس طرح پورا تشہد چھوڑنے پر سجدہ سہو لازم ہے۔ (الدر المختار، صفحہ 64، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہار شریعت میں صدر الشریعہ علیہ الرحمہ واجبات نماز بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا، یوں ہی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا تو ترک واجب ہو گا۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 518، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مقتدی کو بھی تشہد مکمل کرنا ہوگا، چنانچہ سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "اگر مقتدی ابھی التحیات پوری نہ کرنے پایا تھا کہ امام کھڑا ہوگیا یا سلام پھیر دیا تو مقتدی التحیات پوری کرلے یا اتنی ہی پڑھ کر چھوڑ دے؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب فرماتے ہیں: "ہر صورت میں پوری کرلے اگرچہ اس میں کتنی ہی دیر ہوجائے لان التشھد واجب (کیونکہ تشہد واجب ہے)۔" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ52، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے "امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہوگیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کرکے کھڑا ہو۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ519، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نماز کا کوئی واجب چھوڑنے کے متعلق درمختار میں ہے "(ولھا واجبات) لا تفسد بترکھا وتعاد وجوبا في العمد والسھو ان لم یسجد" ترجمہ: نماز کے کچھ واجبات ہیں نماز ان کے ترک سے فاسد نہیں ہوتی، لیکن قصداً ترک کرنے سے یا سہواً (بھولے) سے ترک کرنے کے بعد سجدہ سہو نہ کرنے کی صورت میں اس نماز کا دہرانا واجب ہوتا ہے۔ (الدر المختار، صفحہ64، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی امجدیہ میں ہے "چوں از مقتدی سہواً ترک واجب واقع شد، نہ بہ وسجدہ سہو واجب است، نہ اعادہ نماز، اعادہ در آں صورت واجب است کہ عمداً ترک واجب کند، یا او از جانب شرع بسجدہ سہو مامور بود و نکند" ترجمہ: مقتدی سے سہواً واجب ترک ہو تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا اور نہ ہی اعادہ نماز کا حکم ہے، نماز کا اعادہ اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب عمداً واجب ترک کیا ہو یا سجدہ سہو واجب ہوا اور اس کو ادا نہ کیا ہو۔" (فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ274، مکتبہ رضویہ، کراچی)

اگر مقتدی نے عمداً کوئی واجب ترک کیا تو اس کی نماز واجب الاعادہ ہوگی، چنانچہ وقار الفتاوی میں مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "امام کے پیچھے اگر مقتدی سے سہواً یا قصداً کوئی واجب چھوٹ گیا مثلاً۔۔۔ تشہد نہیں پڑھا تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں فرماتے ہیں "کسی واجب کو قصداً (جان بوجھ کر) امام کے پیچھے چھوڑنے سے نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔ اور اگر امام کے پیچھے سہواً (بھول سے) کوئی واجب چھوٹ گیا تو پھر سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ (وقار الفتاوی، جلد2، صفحہ210، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4300

تاریخ اجراء: 13ربیع الآخر1447ھ/07اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net